بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جہنم کا ایندھن (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

سورۃ البقرہ۔آیت نمبر(۲۴) کا لفظی ترجمہ ، بامحاورہ ترجمہ اور تفسیر

فَاِنۡ	لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا	وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا	فَاتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِیۡ	وَقُوۡدُھَا
پھر اگر	تم نہ کرسکو	اور ہرگز نہ کرسکو گے	تو ڈرو	آگ	جس کا	اسکا ایندھن

النَّاسُ	وَ	الۡحِجَارَۃُ	اُعِدَّتۡ	لِلۡکٰفِرِیۡنَ (۲۴)
انسان	اور	پتھر	تیار کی گئی	کافروں کیلئے

بامحاورہ ترجمہ:۔ پھر اگر تم نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

تفسیروفوائد :۔ پچھلی آیت میں مخالفین کو مقابلہ کی دعوت دی گئی تھی۔یعنی قرآن جیسی کوئی سورۃ بنا کر دکھاؤ۔اب انہیں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر تم اسکا مقابلہ نہ کرسکو اور ہم بتائے دیتے ہیں کہ تم ہرگز نہ کرسکو گے تو یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور ظاہر ہوگیا کہ حضرت محمد ﷺ پیغمبر برحق ہیں۔اب حضور اکرم ﷺ کو نہ ماننا اور قرآنی احکام کی تعمیل نہ کرنا جہنم کے عذاب کا باعث ہوگا اسلئے تم کو اس سے بچنے کا بندوبست کرنا چاہئے کیونکہ جہنم کی آگ معمولی آگ نہیں۔ بلکہ ایسی آگ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔اس آیت سے چند اور باتیں واضح ہوگئی ہیں جس امر میں اسلام کے مخالفوں خصوصًا قریش کو بڑا دعوٰی تھا یعنی الفاظ کی پاکیزگی اور مطلب کو آسانی سے سمجھا دینا۔اسی میں عاجز بنا کر اس کا اللہ کی طرف سے ہونا ثابت کردیا۔

مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھولتا ہوا پانی کافروں کے سروں پر ڈالا جائے گا جو سر کو چھید کر پیٹ تک پہنچے گا اور پیٹ میں جو کچھ ہوگا اسے کاٹ ڈالے گا اور وہ سب کچھ قدموں میں جا گرے گا۔

وَقُوۡدُھَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَۃُ:۔ یہ الفاظ اس آگ کے مزاج کو ظاہر کررہے ہیں جس سے قرآن کے ان جھٹلانے والوں کو ڈرایا گیا ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آگ کے مرغوب ایندھن اوّل تو وہ لوگ ہوں گے جن کے اندر کفر اور شرک کا مواد موجود ہوگا، انہی کے جسموں سے یہ آگ اپنے اصلی رنگ میں بھڑکے گی اور دوسرے درجہ پر اس کے ایندھن وہ پتھر ہوں گے جو معبود کی حیثیت سے دنیا میں پوجے گئے ہیں یا جو پوجے جارہے ہیں۔

الۡحِجَارَۃ کا لفظ اگرچہ عام ہے لیکن موقع کلام سے لگتا ہے کہ اس سے مراد یہی تراشے ہوئے پتھر ہیں جن کی دیوی دیوتا کی حیثیت سے پرستش ہوتی ہے۔ان کو دوزخ میں پھینکنے سے مقصود دراصل ان کو عذاب دینا نہیں بلکہ ان کے پرستاروں کے عذاب میں اضافہ کرنا ہوگا۔اس طرح ان کو دکھایا جائے گا کہ وہ دنیا میں ڈنڈوت کرتے رہے ہیں اور جن کی ضیافت کیلئے دودھ اور حلوے پیش کرتے رہے ہیں انکی یہاں کیا گت بن رہی ہے۔

اس ساری حقیقت کی وضاحت قرآن مجید نے ایک دوسرے مقام پر خود فرمادی ہے: ''تم اور وہ چیزیں جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو سب جہنم کا ایندھن بنو گے تم سب کو اس میں جانا ہوگا، اگر یہ واقعی معبود ہوتے تو جہنم میں نہ پڑتے اور تم سب اس میں ہمیشہ رہوگے''۔(الانبیاء ۔ ۹۸،۹۹)

جھنمیوں کا کھانا: ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تھوہر کا ایک قطرہ دنیا میں گرا دیا جائے تو ساری دنیا کے جانداروں کے اسباب زندگی تباہ کردے پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی خوراک ہی تھوہر ہو؟ یہ حدیث مسند احمد، جامع ترمذی، سنن نسائی اور ابن ماجہ میں موجود ہے۔ جہنم کا ہلکا ترین عذاب: ۔صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ۔جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس آدمی کو ہوگا جسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اسکا دماغ (ہنڈیا کی طرح) کھولنے لگے گا۔

''آگ ان کے چہروں کو چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے''۔ (مومنون ۔ ۱۰۴)

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :۔ subscribe@islamic-portal.net

قرآن واحادیث کی تعلیمات کو تمام انسانوں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاك الله www.islamic-portal.net